سوال

(58) غیروں سے مدد مانگنا شرعاً شرک اور کفر ہے یا نہیں؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اللہ سبحانہ تعالے کو چھوڑ کر غیروں سے مدد مانگنا شرعاً شرک اور کفر ہے یا نہیں؟ اور جو شخص ایسا کرے وہ مسلمان ہے یا نہیں۔ اور ایسے شخص پر شرعاً لعنت بھیجنا درست ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جو امور خالق نے عادتاً انسانوں کے بس میں دئے ہیں ان میں کسی سے مدد چاہنا شرک یا کفر نہیں بلکہ تَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوىٰ۔ میں داخل ہے ہاں جو امور قدرت کے قبضہ خاص میں ہیں ان میں کس دوسرے کی رف توجہ کرنا یا مدد مانگنا شرک ہے مثلاً اولاد کی خاطر خاوند یا بیوی کا طبی قانوں سے علاج کرنا جائز مگر اولاد کے پید ہونے میں کسی غیر اللہ سے سوال کرنا ہب لی ولد اشرک۔ کیونکہ ارشاد خداوندی ہے :۔ يَهَبُ لِمَن يَشَاءُ إِنَاثًا وَيَهَبُ لِمَن يَشَاءُ الذُّكُورَ ایسا مشرک مسلمان ہے یا نہیں اس کا جواب یہ ہے کہ مسلمان کے دو معنے ہیں عند اللہ و عند القاضی، عند اللہ تو جو مشرک ہے وہ مسلم نہیں وہ جانے اور اسکا عالم الغیب خدا جانے اسی طرح ارشاد ہے کلام پاک میں مَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُم بِاللَّهِ إِلَّا وَهُم مُّشْرِكُونَ ہاں اگر وہ کلمہ اسلام لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ کی تصدیق کرتا ہے تو عند القاضی مسلمان ہے مشرک پر لعنت کرنے کی بابت کوئی آیت یا حدیث میری نظر میں نہیں جس میں حکم ہو کہ مسلم مشرک پر لعنت کیا کرے اسی بنا پر حضرت ابو حنیفہ صاحب نے یزید پر لعنت کرنے سے انکار کیا اہل حدیث امرتسر ۹ رجب ۱۳۴۵ ھ

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاوی علمائے حدیث

جلد 10 ص 104

محدث فتویٰ